موجودہ جہاد میں ہمارے فرائض

از حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب

قرآن کریم میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے " اے ایمان والو جب کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو جائے تو تم ثابت قدم رہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرو تاکہ تم کو کامیابی ہو "

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ " دشمن سے جنگ کی تمنا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو۔ لیکن جب جنگ چھڑ جائے تو ثابت قدم رہو اور یہ سمجھ لو کہ جنت تلواروں کے سایہ میں ہے۔ (بخاری و مسلم)

ان ارشادات سے جنگ کے متعلق تین ہدایات حاصل ہوئیں۔ اوّل یہ کہ اپنی طرف سے دشمن سے جنگ کی تمنا اور خواہش نہ کرو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت اور سلامتی مانگو۔ دوسرے یہ کہ جنگ چھڑ جائے تو پھر ثابت قدم ہو کر لڑو۔ تیسرے یہ کہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہو

ہندوستان کی مسلسل بد عہدی اور مسلمانوں پر مظالم اور پاکستانی ریاستوں پر جارحانہ کارروائی کو پاکستان اٹھارہ سال تک مصالحانہ گفت و شنید کے ذریعہ حل کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ مگر بھارت مسلسل اپنی جارحانہ تیاریوں میں مشغول رہا اور بالآخر اس نے آزاد کشمیر پر اور مغربی پاکستان پر براہ راست بغیر اعلان جنگ کئے ہوئے حملے شروع کر دیئے۔

پاکستان کے صدر محترم فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صاحب نے حالات کا جائزہ لیکر ملک میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا۔ اور پاکستان کے کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے دس کروڑ مسلمانوں کو اس جہاد کیلئے تیاری کی دعوت دے دی۔ جن حالات میں یہ اعلان کیا گیا ہے وہ بلا شبہ ارشادِ قرآنی اور ہدایاتِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عین مطابق ہے۔

اس لئے پاکستان کے مسلمانوں پر شرعی حیثیت سے جہاد فرض ہو گیا۔ قرآن و حدیث

کے احکام کے مطابق جوانمردی کے ساتھ جم کر مقابلہ کرنا اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا ہمارا وظیفہ بن گیا۔ لیکن جہاد میں سب سے اہم چیز نظم و ضبط کو قائم رکھنا اور تقسیم کار کے اصول پہ کام چلانا ہے۔ سب کیلئے محاذ جنگ پر پہنچنا نہ ضروری ہوتا ہے نہ مفید، اس لئے ضروری ہے کہ ملک کے تمام مسلمان صدر محترم کی قیادت پر مکمل اعتماد رکھتے ہوئے حکومت کے اعلانات کے مطابق کام کریں۔ جن لوگوں کو جو کام سپرد کیا جائے وہی ان کا جہاد ہے۔ اس کو اخلاص کے ساتھ انجام دیں اور مندرجہ ذیل فرائض کو ہر شخص ہر حال میں انجام دینے کی پابندی کرے۔ اور دوسرے مسلمان بھائیوں سے عمل کرانے کی فکر کرے۔

۱۔ اللہ پر ایمان اور اس کی یاد اور اسی پر ہر کام میں بھروسہ مومن کا سب سے بڑا سرمایہ ہے۔ ایسے ہنگامی حالات میں اسکی ضرورت سب سے زیادہ ہے۔ اس لئے ہمارے عوام حکام اور افواج سب کا اوّلین فرض یہ ہے۔ کہ اس سے غافل نہ ہوں۔ دعا کو اپنا بہت بڑا ہتھیار سمجھیں۔ جماعت کے ساتھ نمازوں کا اور ان کے بعد اجتماعی دعاؤں کا اہتمام کریں۔ اور غضب الٰہی کو دعوت دینے والے گناہوں سے خصوصاً عورتوں کی بے حجابی، بے حیائی، شراب اور رقص و سرور کی محفلوں سے، معاملات میں دھوکہ، فریب اور دوسری معاشرتی خرابیوں سے پرہیز کرنیکا بھی اہتمام کریں اور دوسرے مسلمانوں کو بچانے کی بھی کوشش کریں۔

۲۔ حکومت نے ہر شہر کے مختلف حصوں میں شہری دفاع کے مراکز قائم کئے ہیں۔ ہر شہر کے نوجوانوں کو چاہئے کہ اُن مرکزوں سے رابطہ قائم رکھیں اور اُن کی ہدایات کے مطابق امداد کے لئے تیار رہیں۔

۳۔ مجاہدین کی مالی امداد اور دوسری ہر قسم کی امداد کو بھی صحیح حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ اور جہاد ہی قرار دیا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کسی غازی کو سامان دے دیا اس نے بھی جہاد کیا۔ اور جس شخص نے کسی غازی کے اہل و عیال اور گھر کی حفاظت کی اس نے جہاد ہی کیا۔ (بخاری و مسلم)

اور ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جہاد کیلئے جو پیسہ خرچ کیا جائے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا ثواب سات سو پیسے کے برابر ہوگا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اس جہاد میں مالی امداد کی انتہائی کوشش کرے اور کم از کم یہ کام تو فوراً ہی کرنا چاہیے کہ رسمی تفریحات اور تقریبات میں اسی طرح فیشنوں کی

پابندی میں اور مغرب کی درآمد شدہ مہنگی اور گندی معاشرت میں ہماری قوم کا لاکھوں روپیہ روزانہ برباد ہوتا ہے۔ ان چیزوں کو چھوڑ کر سادہ اسلامی معاشرت اختیار کریں اور یہ رقم بچا کر جہاد کے کام میں لگائیں ——

۴۔ —— جنگ کے حالات میں عموماً تجارتی حلقوں کے اندر ذخیرہ اندوزی کی فکر پیدا ہوجاتی ہے۔ ضروری سامان کا اسٹاک کرنے اور گراں قیمت پر فروخت کرنے لگتے ہیں۔ یہ ملک و قوم کی بدترین دشمنی اور جہاد کی راہ میں بڑی رکاوٹ بن جاتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عام حالات میں بھی اس کو سخت حرام اور قابل لعنت جرم قرار دیا ہے۔ (مشکوٰۃ) اور ایک حدیث میں ہے کہ اس طرح کی ذخیرہ اندوزی کرنیوالا اگر پھر سارا مال بھی اللہ کی راہ میں صدقہ کر دے تو بھی اس گناہ کا کفارہ نہیں ہوگا۔ (مشکوٰۃ) خصوصاً جنگ و جہاد کی حالت میں ایسا کرنا مسلم عوام اور حکومت کی مشکلات میں اضافہ کرنا دوہرا گناہ ہوجاتا ہے۔ ایمان کا تقاضا یہ ہے۔ کہ موجودہ چیزوں کی قیمتوں میں اضافہ نہ کیا جائے۔ اور اگر سامان کی کمی سے کچھ مشکلات پیش آئیں تو سب امیر و غریب اس کو یکسانیت کے ساتھ برداشت کریں۔

۵۔ —— دفاعی سیاست حالات کے تحت اور تابع چلا کرتی ہے۔ اس کا سمجھنا ہر شخص کا کام نہیں۔ بحمد اللہ ہماری حکومت اور افواج اس کام کو بڑی ہوشمندی اور جرأت کے ساتھ انجام دے رہی ہیں۔ اس لئے قیاس آرائیوں اور غلط سلط افواہوں میں اپنا وقت ضائع نہ کریں اور بچے ہوئے وقت کو اللہ کی یاد اور دعا میں صرف کریں۔

۶۔ —— اعلان کے مطابق رات کو بلیک آؤٹ کی مکمل پابندی کریں اور اس طرح قدرتی طور سے اکثر کاروبار بند ہوں گے۔ لکھنے پڑھنے کا کام بھی آسان نہیں ہوگا۔ اور لوگوں کو خالی وقت ملے گا۔ اس فرصت کو بیکار ضائع نہ کریں۔ اللہ کے ذکر اور اپنی فتح اور دشمن کی شکست کیلئے الحاح و زاری سے دعاؤں میں صرف کر کے دین و دنیا حاصل کریں۔ حفظ تلاوت قرآن اور نوافل اور قضائے عمری کی نمازوں کے لئے بھی یہ فرصت غنیمت ہے۔

۷۔ —— ایسے حالات میں ایک خاص دعا صبح کی نماز میں پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے جس کو قنوت نازلہ کہا جاتا ہے۔ تمام مساجد میں اہتمام کے ساتھ نماز صبح کے اندر یہ دعا پڑھی جائے۔